آئینہ؟

تاریخ و پہچان

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام کتاب

آئینہ؟ و تاریخ

تصنیفِ لطیف

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری

نوراللہ مرقدہ

ناشر

انٹرنیشنل بزمِ فیضانِ اویسیہ

www.Faizahmedowaisi.com

نام کتاب : ...... آئینہ؟ ...... و ...... تاریخ

مصنف : ...... علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری رحمتہ اللہ علیہ

کمپوزنگ ترتیب آرائش: ...... محمد اظہر عامر اُویسی

صفحات : 64

قیمت : 50

ناشر

انٹرنیشنل بزم فیضانِ اویسیہ

www.Faizahmedowaisi.com

آئینۂ دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پیشِ لفظ

''فقیر اویسی غفرلہٗ گلزارِ خلیل'' کی تقریر سے فراغت پا کر حضرت پیر محمد ابراہیم صاحب (مدظلہ العالی) کے مکان پر آرام کے لئے واپس ہوا تو مولوی محمد عظیم صاحب ملے۔ جنہوں نے کنری (سندھ) ضلع ''تھرپارکر'' کی دعوت کی کیونکہ ان حضرات کا طریقہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کے جلسہ پر جو عالمِ دین تشریف لاتے ہیں وہاں سے تقریر کے لئے کنری جانا پڑتا ہے۔ یہاں پر پیر صاحب موصوف کے مرید بکثرت ہیں۔ اور اہلِ سنت کا غلبہ ہے مولانا محمد عظیم صاحب خطیب ہیں ان کے اہتمام سے مدرسہ جاری ہے اور جامع مسجد کے خطیب بھی آپ ہیں۔ یہاں کے نوجوان بہت بڑے بیدار ہیں۔ صبح پہنچتے ہی یہ حالات معلوم ہوئے۔ فقیر نے آرام کیا عشاء کے بعد جامع مسجد کی بالائی منزل پر تقریر ہوئی اسے فقیر نے مرتب کیا تھا اور اس کا خلاصہ؛ حوالہ جات مولانا رفیق، مولانا محمد رمضان چشتی سے لکھوائے۔

گلزارِ خلیل حضرت پیر محمد ابراہیم جان مجددی (مدظلہ) کی رہائش گاہ کا نام ہے جس کی تفصیل فقیر نے فیض الجلیل عرف ''آئینۂ شیعہ'' نما میں لکھ دی ہے۔ بعض جاہلوں نے ''**فیض الجلیل فیما یتعلق بگلزار خلیل**''۔ پر اعتراض کیا کہ عربی میں گاف نہیں؟ انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسماء میں اصلی الفاظ کو باقی رکھنا جائز

ہے وغیرہ۔ یاد رہے کہ اعتراض بہاول پور کے دیوبندی مولویوں نے کیا تھا۔ ایسے ہی فقیر کی ایک عربی تصنیف میں لفظ بہاول پور لکھنے پر ملتان کے بعض علماء نے اعتراض کیا اسے کیا کہا جائے؟۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَمّابَعْدُ! خطبہ مسنونہ۔ قارئین کرام۔ السلام علیکم

حضرات! آج مجھے احباب نے جو موضوع منتخب کر کے دیا ہے کیا آپ بھی اس موضوع کو چاہتے ہیں؟ وہ ہے دیوبندی فرقہ کے عقائد و مسائل کی بلا تبصرہ تفصیل سب نے ہاں بیک آواز کہا۔

حضرات میں اس موضوع کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اگرچہ میرا پروگرام کچھ اور تھا لیکن آپ نے مجبور کر دیا اسی لئے کچھ عرض کرنا پڑا۔ آپ کی مجبوری بھی بجا کہ آپ کے سٹیج سیکرٹری نے مجھے ایک تحریر لکھ کر دی ہے کہ ان دنوں یہاں دیوبندی فرقہ کے چند شر پسند مولوی (یہ مولوی عبدالشکور اور اس کے رفقاء تھے) نے فقیر کو مناظرہ کا چیلنج کیا۔ ہزاری تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ فقیر نے چیلنج قبول کر لیا وہاں یہ مولوی میدان میں نہ اترا۔ بری طرح چوری چھپے نکل گیا۔ پھر علی پور فقیر پر مقدمہ کرایا۔ چند دنوں کے بعد مر گیا۔ تفصیل دیکھئے (مناظرے ہی مناظرے۔) آئے اور انہوں نے اہلِ سنت کے خلاف زہر اگلا اور یہ ان کی عادت ہے اور نہ صرف اصاغر بلکہ ان کے اکابر کا بھی یہی حال ہے۔ چند حوالہ جات سنیے۔

گالی ہی گالی

یہ لوگ بڑے معصوم بن کر تاثر دیتے ہیں کہ ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے لیکن حوالہ

جات بناتے ہیں کہ یہ ایسے ہی (گالیاں بکنے والے) ہیں کہ جن کو شیعہ سن کر بھی پناہ مانگتے ہیں۔

نمبر شمار	حوالہ جات	نام کتب
۱	ان (بریلویوں) پیٹ کے کتوں نے شروع شروع میں اکبر کے دور میں بھی خوب مزے کئے	آئینہ صداقت ص ۲۳
۲	اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی	افاضات یومیہ ص ۱۸۵ جلد ۳
۳	نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک اس کو کافر کہو۔	جواہر القرآن ص ۴۷
۴	کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی ہے (اِلٰی اَنْ قَالَ) یہود و نصاریٰ کی طرح	تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص ۷۹
۵	یہ (بریلوی) تو مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے	بریلوی مذہب ص ۱۸

نوٹ: ان پانچ حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ (سنی وہابی یا رافضی) میں ہے۔

غور فرمایئے کہ ان پانچ حوالوں میں کیا کیا کہا ہے۔؟

﴿۱﴾...... پیٹ کے کتے ﴿۲﴾...... غیر مسلم

﴿۳﴾...... کافر ﴿۴﴾...... یہودی

﴿۵﴾...... نصرانی ﴿۶﴾...... مرزائیوں سے بڑھ کر

انصاف فرمایئے گستاخی تو نہیں؟

ان کی تحریریں شاہد ہیں کہ یہ لوگ ہمیں مشرک و بدعتی کہتے نہیں تھکتے اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔ البتہ ان کو مبارک ہو کہ یہی دو گالی گزشتہ زمانہ میں ہمارے آقاؤں نبی (علیہ السلام) اور آپ کے محبوب وارثوں کو بھی کہا گیا۔

۶	منافقین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر شرک کی تہمت لگائی	روح البیان ص۵ تحت آیت مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ الخ
۷	کافرون = = = = = = = = بدعت	مظہری ----۲۶ تحت آیت قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا۔ خازن وغیرہ
۸	شرپسندوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بدعتی کہا	تاریخ اسلام مصنفہ حمید الدین بی۔اے مطبوعہ فیروز سنز لاہور ص ۱۸۳
۹	خوارج نے حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کو شرک کہا	تاریخ مذاہب الاسلام ص ۴۸۷

نوٹ: نمونہ کے طور چند حوالے لکھ دیے ہیں تا کہ ناظرین سوچ سکیں کہ یہ دو گالی پہلے کون اور کن کو دی جاتی تھیں؟۔ اور آج بھی یہ دیکھ لیں کون اور کس کو یہ گالی دی جا رہی ہے؟ یاد رہے کہ منافقین؛ شرپسند اور خوارج بھی اپنے آپ کو نہ صرف اسلام کا دعویدار کہتے تھے بلکہ توحید کے بہت بڑے علمدار تھے اسی لئے اب سوچیں کہ اہل دیوبند اور وہابیوں کو کن کی وراثت ملی؟۔ اور ہم اہل سنت کو کن حضرات کی وراثت نصیب ہوئی۔

انگریز کا پودا

انگریز کی سیاست سب کو معلوم ہے اس نے ہندوستان میں قدم جماتے ہی

مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ اس طریقہ کار سے اس نے مرزائی، وہابی پودے لگائے۔ دیوبند بھی انگریز کا پودا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مولوی احسن نانوتوی کے سوانح نگار نے دیوبندیوں کے مرکزی مدرسہ "دیوبند" کے متعلق حکومتِ برطانیہ کے لفٹیننٹ گورنر کے ایک معتمد انگریز پامر نامی کا تاثر اس طرح درج کیا ہے کہ اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی ۳۱ جنوری 1875ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے۔ وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۱۲۷ مطبوعہ کراچی)

قارئین۔ جو مرکزی مدرسہ انگریز کا پودا ہو تو وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پٹھو اور انہی کے پروردہ ہیں اور یہ "مکالمۃ الصدرین" مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ خطبات عثمانی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ خطبات عثمانی میں بھی شامل ہے جبکہ اس نے ہندوستانی شیخ الاسلام کو گلہ و شکوہ کے طور لکھوائی یعنی حسین کانگریسی کے متعلق۔

اشرف علی تھانوی انگریزوں کا وظیفہ خور

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے۔

ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

تبلیغی جماعت کے سرپرست انگریز

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداء حکومت برطانیہ کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۸)

جمعیت علماءِ اسلام کو انگریزوں کی مالی امداد

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیت علماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۷)

ملک الموت اور شیطان

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر فخرِ دو عالم (علیہ السلام) کے لیے علم محیطِ زمین کو خلافِ نصوصِ قطعیہ بلا دلیل بمحض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے؟۔ شیطان و ملک الموت کے لیے یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ دو عالم (علیہ السلام) کے علم کی وسعت کے لیے کونسی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جائے۔

براہینِ قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

(مطبوعہ دیوبند ص ۵۱)

اور لکھا...... اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف

رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ"

(براہین قاطعہ ص ۵۲)

علم شیطان کا ہو علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

شیطان کا علم زیادہ

براہینِ قاطعہ کے ص ۵۲ پر ہے اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ

نبی علیہ السلام کو اپنے خاتمہ سے بے خبری

معاذ اللہ براہینِ قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر ہے۔ خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ

بخدا مجھے خبر نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟۔

انتباہ: یہ حدیث معہ آیت وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ (پ۲۶ ع۱) منسوخ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی بڑی تہمت لگاتا ہے۔

نبی علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

اسی براہینِ قاطعہ میں ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی روایت کرتے ہیں

کہ مجھ کو (حضور ﷺ) کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

یہ حضور سرور عالم ﷺ پر صریح بہتان وافتراء اور ایک موضوع حدیث کا سہارا لے کر نبی پاک ﷺ کی تنقیص اور گستاخی کا مظاہرہ کیا گیا ہے حالانکہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مدارج النبوۃ'' میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جوابش انست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روانیتی بدان صحیح نشدہ

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور ﷺ کے کمالات عالیہ کا انکار کرنا بدترین جہالت وضلالت ہے۔

جانوروں جیسا حضور علیہ السلام کا علم

حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ص ۸ میں ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص؟ ایسا علم غیب تو زید، عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شانِ رسالت کی شدید ترین توہین وتنقیص ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ علیہ کا خاصہ نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم میں تحریر ہے:

(استفتاء) کیا فرماتے ہیں علماءِ دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟۔

(الجواب) لفظ رحمۃ للعالمین خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر اولیاء؛ انبیاء اور علماءِ ربانیین بھی موجب رحمت ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

(فتاویٰ رشیدیہ ج۲ ص۹)

☆ حضرت گنگوہی صاحب کو حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ تو بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی۔ حضرت گنگوہی حضرت کی نسبت بار بار ''رحمۃ للعالمین'' فرماتے تھے۔

(افاضات یومیہ تھانوی ج۱ ص۱۰۵)

☆ آج نماز جمعہ کے موقع پر خبر ناگہاں سن کر دل پر بے حد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہ (مفتی محمد حسن) رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔

(عزیز الرحمٰن مہتمم مدرسہ امداد العلوم ایبٹ آباد تذکرہ حسن ص۲۰۶)

قارئین ﴿ وہ صفت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو خصوصیت سے عطاء فرمائی ہے یہ لوگ اسے گھٹانے کے خیال میں کیوں ہیں؟ سوچیے۔

دیوبندی حضور علیہ السلام کے استاد بننے کے مدعی

براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی ص ۲۶ پر لکھتا ہے۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمت وضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر دو عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

قارئین غور فرمایئے کیا حضور علیہ السلام "اردو" دیوبندیوں سے سیکھے ہیں؟ اس سے بڑھ کر گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟

حضور علیہ السلام پر بہتان

بلغۃ الحیران ص ۲۶۷ پر ہے اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دے دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا۔ کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول ص ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے۔

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا

عَلَيَّ. الحديث (مسلم شریف ج ا۔ کتاب النکاح بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُوْلِ الْحِجَابِ وَاِثْبَاتِ وَلِيْمَةِ الْعُرْسِ)

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔ (لہٰذا جو شخص حضور پر افتراء کرتا ہے وہ درگاہ رسالت کا سخت دشمن ہے اور بدترین گستاخ ہے)۔

تقویۃ الایمان ص ۴۳ پر مرقوم ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

مذکورہ بالا جملہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول خدا ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ یہ حضور سرور عالم ﷺ پر بہتان ہے اور نبوت پر جھوٹ؛ بہتان تراشنا بدترین ضلالت وگمراہی ہے علاوہ ازیں یہ خود حضور سرور کونین ﷺ کے صریح ارشاد

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

(مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۱۲۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کیا۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے رزق دیا جاتا ہے۔

لہٰذا حضور سید عالم ﷺ کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں رسول اللہ ﷺ پر افتراء محض اور شانِ اقدس میں

توہینِ صریح ہے۔لیکن ان گستاخوں اور بے ادبوں سے کون پوچھے؟۔الٹا چوری سینہ زوری کے قاعدہ پر دین کی ٹھیکیداری کے دعویدار بھی ہیں۔

عجب رنگ ہیں زمانے کے

دجال سے تشبیہ

اپنی کتاب آبِ حیات مطبع قدیمی واقع دہلی ص ۱۶۹ پر لکھتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں۔تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ اَوْ كَمَا قَالَ لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہئے اس لئے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ بوجہ مشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ مشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابلِ انفکاک نہ ہوگی اور موت ونوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا۔اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد (جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے) اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ صلعم (کتاب میں اس طرح ہے ہم اہلسنت کہتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم، صلعم وٗ وغیرہ لکھنا محرومی کی نشانی ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''کراہت صلعم'') نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث۔وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ میری آنکھ سوتی ہے دل بیدار ہوتا ہے۔

انتباہ﴾ حضور ﷺ کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تحقیرِ

شانِ نبوت ہے۔لیکن دیوبندی تو اس کو اسلام سمجھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ہیں تو ہمارے جیسے آدمی تو پھر انہیں دجال سے تشبیہ دیں یا جانوروں یا پاگلوں سے جیسے قاسم نانوتوی نے اسی کتاب آبِ حیات میں اور تھانوی نے حفظ الایمان میں۔

سیدہ عائشہ کی گستاخی

مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بی بی لڑکی ہے۔

(رسالہ الامداد، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

خواب کا معاملہ کہہ دینا ایک بہانہ ہے ورنہ ایماندار سوچے کہ حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں کوئی کمینہ انسان بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر زوجہ سے تعبیر نہ دے گا۔یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے

غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو زوجہ سے تعبیر دی جاوے؟ یہ نقد سودا ہے کہ کوئی انسان اس طرح کا خواب نہ پہلے کسی نے دیکھا اور نہ تھانوی کے سوا کسی اور نے تا حال دیکھا۔

تھانوی کا کلمہ

مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں اس طرح کلمہ پڑھا لا الـه الا اللـه اشـرف علـی رسـول الله میں چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر منہ سے یہی نکلتا تھا پھر بیدار ہوگیا تو درود شریف پڑھا تو یوں۔ اللهم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے اس کا جواب مولوی اشرف علی صاحب نے یہ دیا اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ ماخوذ از رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵۔

درسِ عبرت

غور کرنا چاہئے کہ مولوی اشرف علی صاحب کا کلمہ پڑھلو اور ان پر درود پڑھو مگر بے اختیاری زبان کا بہانہ کردو سب جائز ہے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کہے کہ بے اختیار زبان سے نکل گیا طلاق ہوجاتی ہے مگر یہاں یہ بہانا کافی مانا گیا اور اس کو پیر کے متبع سنت ہونے کی دلیل قرار دیا گیا۔ (معاذ اللہ)

حضور باورچی

تذکرۃ الرشید ص ۴۶ میں ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب میں

دیکھا کہ آپ کی بھاوج اپنے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاوے۔ اس کے مہمان علماء (یعنی دیوبندی) ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (معاذ اللہ)

قارئین ایمان سے کہئے کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی نہیں؟۔ اس کا دیوبندی یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب کی باتیں ہیں۔ میں کہتا ہوں عام آدمی کا خواب میں آنا اور بات ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ تو عقیدہ ہے کہ خواب میں آپ خود ہوتے ہیں۔ پھر گستاخی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو

تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص ۹ پر لکھا۔ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔

اور تقویۃ الایمان کے ص ۱۰ پر تحریر کیا۔

ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو چاہیے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام؟۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا۔ اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیوبندیوں سے پوچھئے

فائدہ﴾ اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے سوا مثال دے کر انبیاء واولیا اور اس میں حضور علیہ السلام بھی شامل ہیں کو چوہڑے چمار بنا دیا۔ (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان ص ۱۶ پر تحریر ہے کہ:

اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔

تقویۃ الایمان کے ص ۶ پر لکھتے ہیں۔

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔

انتباہ ﴿ یہ عقیدہ دیوبندیوں کا اب بھی جوں کا توں ہے ان سے پوچھ لیں۔

اہلسنت کا عقیدہ

اہلسنت کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ونظیر کے پیدا کرنے سے قدرت ومشیتِ ایزدی کا متعلق ہونا محال عملی ہے کیونکہ حضور ﷺ پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقۃً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہٖ ہے اور اس بناء پر قدرت ومشیتِ خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اسی امر محال کا قبیح ومذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ومشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

لطیفہ ﴿ اہل سنت نے جب یہ دلیل قائم کی کہ اللہ تعالیٰ اگر اور محمد پیدا کرے تو اس پر جھوٹ کا الزام آئے گا اس لئے کہ وہ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہہ چکا ہے اگر اور محمد بنائے گا تو جھوٹ ثابت ہوگا۔ دیوبندیوں نے کہا اللہ تعالیٰ جھوٹ

بول سکتا ہے۔

باری تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت

امکانِ کذب سے مراد دخولِ کذب تحت قدرتِ باری تعالیٰ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹ براہین قاطعہ ص ۲۷۵)

افعالِ قبیحہ

افعالِ قبیحہ کو مثل دیگر ممکناتِ ذاتیہ مقدورِ باری جملہ اہلِ حق (علمائے دیوبند) تسلیم فرماتے ہیں۔

(جہد المقل ص ۴۱ ج ۱)

فائدہ ﴿ یہ امکانِ کذب کا مسئلہ ہے اور نہایت دقیق ہے یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ دیوبندی نہ صرف نبی کریم ﷺ کے گستاخ اور بے ادب ہیں بلکہ یہ خود کی گستاخی اور بے ادبی سے بھی نہیں چوکتے۔ اس لئے کہ بے ادبی اور گستاخی ان کی جبلی عادت ہے۔ جیسے بچھو ڈسنے پر مجبور ہے بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسی منزہ ذات کو جھوٹا اور دیگر افعالِ قبیحہ سے موصوف مانا جائے۔ توبہ توبہ۔

تحقیق کے لئے دیکھئے اعلیٰ حضرت کی کتاب "سبحان السبوح" اور علامہ کاظمی صاحب کی کتاب "تسبیح الرحمٰن"

نبی علیہ السلام معصوم نہیں (معاذ اللہ)

دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافیِ شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا

کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔
یہ عقیدہ مولوی قاسم نانوتوی نے ''تصفیۃ العقائد'' میں لکھا۔ مولوی عیسیٰ لودھروانی دیوبندی ثم مودودی نے نام لئے بغیر فتوٰی دیوبند سے منگوایا وہ بھی پڑھ لیں۔

فتوٰی ۷۸۶/۴۱

الجواب ﴾ انبیاء علیہم السلام معاصی سے محروم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ سید احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔
جواب صحیح ہے ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک کہ وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرے۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

مہر دار الافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامیہ لودھراں ضلع ملتان

فائدہ ﴾ اگر ہم اہلسنت ایسا جواب لکھتے ہیں دیوبندی ٹولہ ناراض ہوتا لیکن یہ فتوٰی دار العلوم دیوبند کا ہے۔

<u>عقیدہ دیوبند</u>

تقویۃ الایمان کے ص۲۲ پر ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

<u>تبصرہ اویسی غفرلہ</u>

حالانکہ اللہ نے حضور علیہ السلام کو مختارِ کل بنایا ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب

"اختیار الکل لِمختار الکل"

<u>عقیدہ دیوبند</u>

تقویۃ الایمان ص ۳۵ میں ہے۔ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں پر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔
غور فرمایئے کہ جن ذہنوں میں نبی علیہ السلام کی قدر و منزلت ایک چودھری اور زمیندار جتنی ہو وہ نبی علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی نہ کرے گا تو کیا کرے گا۔؟

<u>تمام مفسرین جھوٹے</u>

مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الحیران ص۱۵ پر لکھتے ہیں۔
اُدخُلُوا البَابَ سُجَّدًا باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔
یہ حوالہ پڑھ کر میں ہنس پڑا اس لئے کہ جس قوم کا عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے تو پھر بچارے مفسرین کون لگتے ہیں کہ یہ لوگ انہیں جھوٹا کہہ دیں تو کون سی بڑی بات ہے؟۔

<u>چمار سے بھی ذلیل</u>

ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ

ذلیل ہے۔(تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب)

نماز میں حضور ﷺ کا خیال

نماز میں رسول ﷺ کا خیال لانا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

(صراطِ مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی) اس کی تردید فقیر کی کتاب ''رفع الحجاب'' میں پڑھیے۔ مختصر تحقیق آگے آتی ہے۔

حضور پل صراط سے گر رہے تھے

میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے پل صراط پر لے گئے اور دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔

(بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی واں بھچراں ضلع میاں والی پنجاب (شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی)

تبصرہ اویسی غفرلہ

اس گستاخی کا پہلو ظاہر ہے حالانکہ حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط پر پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے آپ دعا فرمائیں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان نہیں تو اور کیا ہے؟۔

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

رضا پل سے وجد کرتے گزریے ...... کہ رب سلم صدائے محمد ﷺ

انتباہ﴾ خواب والا عذر جھوٹ ہے بلکہ کہہ دو کہ خود خواب جھوٹا ہے۔ یہ لوگ اپنی شان

بڑھانے کے لئے ایسے خواب گھڑنے کے استاد ہیں دیکھئے فقیر کی تصنیف ''بلی کے خوابیں چھچھڑے''

انتباہ﴾ قیامت میں تو حضور علیہ السلام کا امت کے لئے یہ حال ہوگا کہ

نزع میں گور میں میزان پہ سرِ پل پہ
نہ چھٹے ہاتھ سے دامان معلیٰ تیرا

میدانِ قیامت میں اپنا پتہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بتایا ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! قیامت کے روز میری شفاعت فرمایئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں کروں گا حضرت انس نے عرض کیا حضور! قیامت کے روز میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ کہاں ملیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

اُطْلُبْنِیْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ عرض کیا۔ حضور ﷺ اگر آپ وہاں نہ مل سکیں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ فرمایا

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

پھر مجھے میزان پر تلاش کرنا۔ عرض کیا۔

حضور! اگر وہاں بھی آپ نہ مل سکیں تو؟ فرمایا

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّیْ لَا اُخْطِیئُ هٰذَا الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

(مشکوٰۃ شریف بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ ص ۴۹۳ مطبوعہ دار الحدیث ملتان)

پھر مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کہ ان تینوں مقامات سے کسی نہ کسی مقام پر میں ضرور ملوں گا۔

امتی نبی سے بڑھ جاتا ہے

اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

(تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی مذکور)

حضور ﷺ جیسا اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل ونظیر ممکن ہے۔

(یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ۱۴۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بھائی

حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔

(براہینِ قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

تبصرہ اویسی غفرلہ

والد صاحب کو بھائی اور والدہ اور زوجہ صاحبہ کو بھائی؛ بہن کہا کریں کیونکہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ جائز ہونے میں کوئی شک بھی نہیں۔

ضروری گزارش

مخالفین عوام میں تاثر دیتے ہیں کہ اہلِ سنت انہیں گالیاں دیتے ہیں ہم گالیاں دینے کو گناہ سمجھتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ حضور ﷺ کی جی بھر کر گستاخیاں کرتے ہیں ہم ان کی گستاخیاں عوام کو بتاتے ہیں اگر اس کا نام گالی ہے تو بے شک

مخالفین شور مچائیں ہم تو عوام کو ان کی گستاخیوں سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ تاکہ عوام ان کے دامِ تزویر میں پھنس نہ جائے۔

مزید یہ کہ دیوبندی اور غیر مقلد (وہابیوں) کے امام اور مجدد اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب ''صراطِ مستقیم'' میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کینہ اور بغض کا ثبوت اپنے مندرجہ ذیل عقیدے میں روزِ روشن کی طرح دیا ہے۔ جو کہ درج ہے۔

عقیدہ﴾ از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند. بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خود است.

(نماز میں) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتِ مآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔

(صراطِ مستقیم فارسی ص ۸۶ مطبوعہ دہلی)

قارئینِ کرام! ابوالوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل کا مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ کس قدر دل سوز اور عشاقِ رسول کے جذبات کو چھلنی کر دینے والا ہے۔ اسلاف کا عقیدہ تو یہ ہو کہ جب نماز میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہِ رسالتِ مآب میں ہدیہ سلام اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پیش کرے تو اس وقت یہ سمجھتے ہوئے پڑھے کہ امام الانبیاء حبیبِ کبریا محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بالمشافہ سلام عرض کر رہا ہے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ النورانی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمۃ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازی کو تشہد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا ہے کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی اکرم ﷺ کو بھی دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

فَیُخَاطِبُوْنَهٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَهَةً پس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔

(میزان الکبریٰ ص ۱۶۷، ج ۱ مطبوعہ مصر)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے:

جب تشہد کے لئے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرب کی ہیں خواہ صلوٰۃ ہو یا طیبات یعنی اخلاقِ ظاہرہ وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اسی طرح ملک خدا کے لئے ہے اور یہی معنیٰ اَلتَّحِیَّاتُ کے ہیں اور نبی پاک کے وجود باوجود کو اپنے دل میں حاضر کرو اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہو۔

(احیاء العلوم باب چہارم جلد اول)

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

بعضے عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان

حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیاں موجود حاضر است پس مصلی راباید کہ ازیں معنیٰ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ بودتا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردو۔

ترجمہ......﴿بعض عارفین فرماتے ہیں کہ اَیُّهَا النَّبِیُّ کا خطاب اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی حقیقتِ محمدیہ موجود (کائنات) کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر جز میں موجود وحاضر ہے۔ مصلی پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو۔ ایسے شہود سے غفلت نہ برتے تاکہ اس پر انوار قرب واسرار معرفت منور وروشن ہوں۔ مزید تحقیق فقیر کی کتاب "رفع الحجاب" میں پڑھیئے

انبیاء واولیاء سے شفاعت طلب کرنے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی (انبیاء واولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ (مخلوق) سمجھے۔ سو ابوجہل اور وہ شرک ہے میں برابر ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۸ مطبوعہ دہلی)

سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۷)

انبیاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں: یہ سب کچھ شرک اور خرافات ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۶ مصنفہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی)

انتباہ...... دیوبندیوں، وہابیوں کو اس لئے ہم شفاعت کے منکر کہتے ہیں کہ ان کے امام اسماعیل قتیل نے صاف لکھ دیا ہے یا یہ مولوی اسماعیل سے برات کا اظہار کریں یا مان جائیں کہ وہ شفاعت کے منکر ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے قیامت میں حضور سرور عالم ﷺ شفاعت کی وجہ سے بے چین ہوں گے جب تک امت کا ایک فرد بھی بہشت سے باہر ہوگا آپ بے قرار رہیں گے۔

قیامت کے روز جو کچھ ہونے والا ہے اور حضور ﷺ اپنی امت کی جس طرح شفاعت فرمائیں گے اس کی تفصیل خود حضور ہی کی زبان انور سے سنیئے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جب لوگ حیران و مضطرب ہوں گے اور ان میں کھلبلی مچی ہوگی اور سب متحیر ہوں گے کہ آج کے دن کون ہماری مدد کرے۔ تو سب لوگ آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور شفاعت کے لئے عرض کریں گے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے کلیم ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی انکار فرمادیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے کہ شفاعت مطلوب ہے تو

محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ حضور فرماتے ہیں پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اس کے بعد شفاعت کا دروازہ کھل جائے گا تو تمام انبیاء، اولیاء، علماء؛ حفاظ؛ نیک نمازی شفاعت کریں گے۔

مزید احادیث شفاعت

۱......﴾ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے (مشکوۃ ص ۴۹۴)

۲......﴾ عَنْ عُوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِیْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ وَ بَیْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا.

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے اختیار دیا کہ اپنی امت میں سے نصف کو جنت میں داخل کروں یا شفاعت کو اختیار کروں پس نے شفاعت کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو شرک پر نہ مرا ہو۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ص ۴۹۴ بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ)

دیوبند اور شیعہ کا گٹھ جوڑ

دیوبندی وہابی اہلِ سنت کو بدنام کرنے کے استاد ہیں عوام کو بھی تقریروں

اور تحریروں میں سمجھاتے ہیں کہ یہ سنی بریلوی شیعہ ہیں حالانکہ ہم نے شیعوں کے رد میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں فقیر کی تصانیف درجنوں چھپ چکی ہیں لیکن دیوبندیوں کا اپنا حال یہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور شیعہ

ابوبکر اور عمر نے غدیر کے روز کیا پھر علی کو سلام کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے تو وہ کافر ہو گئے۔

(صافی شرح اصول کافی ج ۳ ج ۲ ص ۹۸ مطبوعہ نولکشور)

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے اور دیوبندی

سوال: صحابہ کرام کو مردود و ملعون کہنے والا اپنے اس کبیرہ گناہ کے سبب سے اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب اہل سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (ملخصا)

(رشید احمد گنگوہی کا فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۰ ج ۲ و ص ۱۴۱ ج ۲)

شیعوں کا محرم میں تعزیہ نکالنا اور دیوبندیوں کا فتوائے جواز!

۱......﴿ میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا ادھار سنگھ سے بھی اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات یومیہ، اشرف علی تھانوی ج ۴ ص ۵، سطر ۹)

۲......﴿ اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے؟ میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک

دوسرا واقعہ تھا کہ اجمیر میں مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا۔ (افاضات یومیہ تھانوی ج ۴ ص ۱۸۴ ج ۴)

صحابہ کرام پر تبرا

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں اور صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا کہ محض تبرے پر تو کفر کا فتویٰ مختلف فیہ ہے۔

(افاضات یومیہ تھانوی ج ۵ ص ۲۳۲ ج ۱ سطر ۱)

رافضی کا ذبیحہ حلال

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟۔

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے۔ راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔

(امداد الفتاویٰ تھانوی ص ۱۲۸ سطر ۱)

دیوبندیہ عورتیں شیعہ کے نکاح میں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعہ مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا یہ تفرق مذہب جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ کا نکاح عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟ الخ

الجواب: نکاح منعقد ہو گیا۔ لہٰذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔

(امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۴، ۲۵)

فائدہ رفض و دیوبندیت کی جانی و روحانی یگانگت اور ظاہری و اعتقادی رشتہ داری کے وسیع پروگرام سے صرف یہ مندرجہ بالا چند نمونے قارئینِ کرام کے لئے کافی ہو سکتے ہیں جس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ رفض و تشیع کی اصل محرک صرف دیوبندی جماعت ہے۔ مگر افسوس کہ تعزیے نکالیں دیوبندی، رافضیوں کو بڑی خوشی سے رشتے دیں، دیوبندی، بوقتِ ذبح روافض سے پاک و حلال کرائیں؛ دیوبندی یہ سب پاپڑ بیلنے کے بعد شیعیت کی حمایت کرنے کی ڈگری لگا دیں سنی علماء پر "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے"۔

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ ان کے بڑوں کے فتوے کچھ بولتے ہیں اور ان کے اصاغر "شیعہ کافر" "شیعہ کافر" کی رٹ لگاتے بلکہ ان کے قتل و غارت کو جہاد سے تعبیر کریں۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کے لئے دفتر چاہئے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہلِ بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام نہ ازواجِ مطہرات نہ اولیاءِ کرام سب ہی کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی عام آدمی کو ان کی عبارات کا مصداق بنایا جائے تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام ہیں ہمیں تو برداشت نہیں ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں کہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

دیوبندیوں کی میلاد دشمنی

دیوبندی بیاروں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے لکھا:

۱...... میلاد شریف و قیام یہ ساری بے ڈھنگی ہے۔

(الافاضات الیومیہ ص۱۴ ج۴ ص۳۴۴ ج۶)

تبصرہ اویسی غفرلہ

لاکھوں کروڑوں اولیاء، محدثین اور فقہاء میلاد کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ ان پر فتویٰ کا کیا حال ہے؟ بالخصوص ان کے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب؟ یہ کیونکر جب کہ وہ میلاد و سلام و قیام کے عاشق تھے (فیصلہ ہفت مسئلہ)

۲...... بلکہ یہ (میلاد شریف) شرع میں حرام ہے اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا۔

(براہینِ قاطعہ ص۱۴۸)

یہ فتویٰ مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کا ہے میں کہتا ہوں کہ گنگوہی کا یہ فتویٰ براہ راست حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر چلے گا تو اس کی زد میں آ کر دیوبند کا بھی ستیاناس ہو جائے گا کیونکہ حاجی صاحب دیوبند کے تو بڑوں کے پیر و مرشد ہیں۔

۳...... یہ مجلس (میلاد) بدعتِ ضلالہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۵ ج۲)

پڑھیے كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

نتیجہ یہ نکلا کہ حاجی امداد اللہ مُرْتَكِبُ الْبِدْعَةِ وَهُوَ فِي النَّارِ (معاذ اللہ)

۴...... اہلِ بدعت کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی۔

(مزید المجید از اشرف علی تھانوی ص۷۳)

انتباہ دیوبندیوں کے نزدیک میلاد بدعت اور اس بدعت کا ارتکاب ان کے پیر و

مرشد نے کیا تو وہ اہلِ بدعت ہوئے اور اہلِ بدعت شیطان۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بقول ان کے حاجی صاحب شیطان ہوئے (معاذ اللہ)

۵......﴿ مدارات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں تک فرمائی ہے وہ تو بدعتی نہ تھے۔ کافر کی مدارات میں فتنہ ہے اسی طرح بدعتی کی مدارات (تعظیم) میں بھی فتنہ ہے۔

(الافاضات الیومیہ ص ۲۷۸ ج ۴)

(اَقُوْلُ) مسلمانو! غور کرو کہ دیوبندیوں نے کمال کر دیا اپنے پیرومرشد کو پہلے بدعتی کہا پھر شیطان پھر کافر پھر کافروں سے بھی برا۔ بتایئے اب دیوبندیوں کے پیرومرشد کیا ہوئے؟ اور وہ اس سزا کے مستوجب کیوں ہوئے صرف اس لئے کہ انہوں نے میلاد شریف میں کیوں شمولیت کی اور اس میں سلام و قیام کیوں کیا۔؟

۶......﴿ بلکہ یہ لوگ اس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ ص ۹)

تبصرہ اویسی غفرلہ

لیکن اب دیوبندی میلاد کے جلسے کرنے لگ گئے ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے اکابر کیا کہتے تھے اور تم کیا کر رہے ہو شتر مرغ تو نہیں ہو۔؟

دیوبندیوں کے نرالے خواب

۱......﴿ برخورداری خاتون سلمہا کا کارڈ بھی میرے نام آیا جس میں برخورداری نے ایک خواب درج کر کے درخواست کی ہے کہ حضرت والا کی خدمت مبارکہ میں عرض کر کے منگا دوں لہٰذا ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ وَھُوَ ھٰذَا۔

ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا۔ اس پر زینہ

ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضرت ﷺ تشریف لائے اور زینے پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو زور سے بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا الخ (اصدق الرؤیا ص ۲۳ ج ۲)

۲......﴿ حضور علیہ السلام بس اشرف علی جیسے ہی تھے۔

۳......﴿ آپ کا قد مبارک اور رنگت اور چہرہ شریف اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی جیسا تھا۔

(اصدق الرؤیا ص ۵)

۴......﴿ حضور ﷺ ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ (اصدق الرؤیا ص ۲۵)

۵......﴿ شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی (اصدق الرؤیا ص ۴۷)

انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں پھر باجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا پھر دریافت فرمایا کہ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہیں باجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ الخ

(اصدق الرؤیا ص ۲۶ ج ۲) (مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

یاد رہے کہ یہ باجی مولوی اشرف علی تھانوی کی بوڑھی بیوی تھی۔

قرآن پر پیشاب کرنا

میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت نے فرمایا ان صاحب نے کہا کہ میں نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید

پر پیشاب کر رہا ہوں۔حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔

(مزید المجید اشرف علی تھانوی ص۱۶۶ اضافات یومیہ ص۱۳۳ ج۱)

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دیوبندی مولوی کو سینے سے لگایا

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے لگایا۔(اضافات یومیہ اشرف علی تھانوی ص۳۷ ج۳)

تبصرہ اویسی غفرلہ

ایمان سے بولو کیا یہ سیدہ خاتونِ جنت کی توہین نہیں؟ اگر نہیں تو مرزا قادیانی نے اس قسم کی بات کی۔تو پھر دیوبندیوں نے اسے کیوں گستاخ و بے ادب کہا۔؟

۵......﴾ ولایتِ مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی المرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے خوب اچھی طرح شست وشو کی جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست وشو کرتے ہیں۔اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پہنایا۔(صراط مستقیم مصنفہ اسماعیل دہلوی ص۳۰۷)

۶......﴾ میں نے گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔جناب (اشرف علی تھانوی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں انہوں نے دریافت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھوں گی۔انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا ضرور۔اتنے میں کسی نے کہا یہ عائشہ صدیقہ ہیں

اب بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت اور شکل وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت عائشہ کیسے ہوگئیں؟۔(اصدق الرؤیا)

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت عقدِ ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا؟ فرمایا۔سادگی دینداری اور بے نفسی۔جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں اس سے میں یہ تعبیر سمجھا بہ نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوقتِ نکاح حضور ﷺ کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔

(افاضات یومیہ ص۶۸ ج۱)

ماں کے ساتھ نکاح۔توبہ۔توبہ۔اور تعبیر واہ واہ۔سبحان اللہ

صحابہ کرام میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔

(الافاضات الیومیہ ص۱۸۲ ج۲)

فائدہ﴾ اپنی شکل کو خواب میں؛ بے نظیر محبوب؛ خدا کے مطلوب؛ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملا کر بتایا اور اس کے پیارے یاروں اور قیامت کے ساتھیوں کو شیطان سے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ایسے برے مذہب پر لعنت کیجئے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا آے اللہ یہ کیسی جنت ہے جس میں چھپر ہیں؟ جس وقت صبح کو مدرسہ آیا تو مدرسہ کے چھپر پر نظر پڑی تو ویسے ہی چھپر تھے۔

(الافاضات الیومیہ ص۶۶ ج۱)

گویا دیوبند بہشت ہی ہے تو پھر سارے ملک کے دیوبندی وہاں جا کر ٹھہریں ان کو فائدہ یہی ہے کہ وہ اپنی بہشت میں چلے گئے اور ہمارا فائدہ یہ کہ ان کی شرارتوں سے ہمیں نجات مل جائے گی۔

انتباہ یہ لوگ من گھڑت خواب تیار کرنے کے بڑے ماہر ہیں وہ صرف اسی لئے کہ لوگ (عوام) ان کے معتقد ہوں۔ ورنہ ایسے بے تکے خواب صرف انہی کو کیوں آتے ہیں؟ پھر یہ ان کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ فقیر نے ان کے دیگر بے شمار خواب اور اس کی تعبیریں اور وضاحتیں تصنیف "بلی کے خواب چھچھڑے" میں لکھے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهٖ أَجْمَعِيْنَ

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ بہاول پور

تاریخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تمہید

أَمَّا بَعْدُ! یہ بات مسلّم ہے جس کا وہابیوں اور دیوبندیوں اور ان کی ہمنوا جماعتوں کو اعتراف ہے کہ پاک و ہند میں صرف اور صرف اہل سنت تھے جنہیں اس دور کے عرف میں بریلوی کہا جاتا ہے۔ وہابی تب اس ملک پاک و ہند میں نمودار ہوئے جب تحریکِ وہابیت کا جھنڈا مولوی اسماعیل دہلوی نے لہرایا۔ چند سالوں بعد فرقہ دیوبندی نے سر اٹھایا۔

مقدمہ

یاد رہے کسی تحریک کے عروج و زوال کا تجزیہ اس وقت تک جامع؛ مکمل اور صحیح نہیں ہو سکتا جب تک اس تحریک کے دور میں وقتاً فوقتاً ابھرنے والی دوسری متوازن تحریکوں کا ان کے ظاہری اور باطنی مقاصد کے ساتھ ساتھ ان تحریکوں کے رد عمل سے پیدا ہونے والے تاریخی واقعات کا جائزہ نہ لیا جائے۔

انگریز آ گیا

برصغیر پر انگریز کا تسلط اور پھر انگریز کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی مسلمانان ہند کی تحریک جس کو ہم "تحریکِ آزادی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں اس

کو سبوتاژ کرنے اور پھر پاکستان بن جانے کے بعد بھی ''تحریک آزادی'' کے عظیم مقصد ''اسلامی ریاست'' کے قیام کو روکنے کی جو تحریکیں منافقانہ انداز میں اکثر و بیشتر ابھرتی رہیں اور جو پاکستان میں فی زمانہ بھی سرگرم عمل ہیں ان کا پس منظر عوام کے سامنے ان کے رد عمل سے ہونے والے تاریخی واقعات کی روشنی میں جرات مندانہ انداز میں کھول کر جب بیان نہ کیا جائے تو حقیقتاً ''تحریک آزادی'' کی کامیابی یا ناکامی کے صحیح خدوخال آئندہ نسل کو سمجھانا ناممکن ہے۔ساتھ ہی ہماری ''تحریک آزادی'' جس کی عمر اب تقریباً دوسو سال سے زائد ہو چکی ہے اس کی کشتی مراد یعنی ''اسلامی ریاست'' کا قیام اسی ہی طرح غیر یقینی صورت میں ہچکولے کھاتی ہوئی ساحل مراد سے بہت دور بھٹکی رہے گی۔

اسلام کا استحکام یقینی ہے

کفر تنہا کتنا ہی منظم اور طاقتور ہو اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ تاریخی نتائج نے کفر کو بھی یہ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے لیکن ساتھ ساتھ کفر کو ایک ایسا موثر حربہ بھی تاریخی نتائج ہی سے ہاتھ لگ گیا ہے جو تقریباً سو فیصد مسلمانوں پر اس کی برتری کا موثر ترین ہتھیار ثابت ہوا ہے اور وہ ہے مسلمانوں ہی کے ایک طبقہ کی ہوسِ اقتدار جو بالآخر منافقت کے روپ میں ابھر کر سامنے آتی ہے۔خلافتِ راشدہ کا وہ سنہری دور جو کفر کو مٹانے اور اسلام کی بالادستی قائم کرنے میں تاریخ کا عظیم ترین دور ہے اس دور میں بھی منافقت اگر دورِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بلوائیوں کی شکل میں ابھر کر سامنے آئی تو دورِ حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں اس نے

خارجیوں کی تحریک کا روپ اختیار کر لیا تو ظاہر ہے بعد کا اسلامی دور جو مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کے دلوں کی تحریکات میں ہوس انسانی کے غلبہ کا دور ہے منافقانہ تحریکوں سے کبھی خالی نہیں رہا ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ایسی چند خاص تحریکوں پر (جو خلافتِ راشدہ کے بعد ابھر کر سامنے آئیں اور جنہوں نے اسلام کو زبردست نقصان پہنچا کر کفر کو بالادستی کا موقعہ فراہم کیا) کچھ روشنی ڈالتا چلوں۔

تومرت تحریک

محمد ابن تومرت کی تحریک موحدین جو بالآخر سپین سے مسلمانوں کے انخلاء کا سبب بنی۔

سباح تحریک فدائین

اس نے ہراس مسلم شخصیت کو ختم کر دیا جو فعال اور باصلاحیت تھی جیسے نظام الدین طوسی۔نتیجہ میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا رابطہ منقطع ہو گیا اور پورا عالمِ اسلام چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہو کر رہ گیا۔پھر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ''وہابی تحریک'' جس نے خلافتِ ترکیہ کی عظیم الشان اور وسیع سلطنت کا شیرازہ بکھیر کر مشرقِ وسطیٰ کا موجودہ نقشہ تیار کیا۔طرابلس کی سنوسیہ تحریک یا سالیہ کی مہدی سوڈانی تحریک وغیرہ وغیرہ۔

لیکن چونکہ مضمون ہذا کا تعلق برصغیر میں مسلمانوں کی ''تحریک آزادی'' سے ہے اس لئے فی الحال ہندوستان میں سید احمد کی ''وہابی تحریک'' پر اکتفا کرتا ہوں۔

پاک و ہند میں وہابی تحریک

ہندوستان میں وہابی تحریک کا پٹنہ یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر قیام

الدین احمد کے اس انگریزی مقالہ کا ہے جس پر ان کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔ ڈاکٹر قیام الدین "وہابی تحریک" کے ایک اہم قائد احمد اللہ کے بیٹے حکیم عبدالحمید کے نواسے ہیں۔ اس انگریزی تالیف کا اردو ترجمہ پروفیسر محمد مسلم عظیم آبادی نے کیا ہے۔ مترجم بھی سید احمد کے خلیفہ ثانی عنایت علی کے پوتے ہیں۔ اس اردو ترجمہ کو دسمبر 1972ء میں نفیس اکیڈمی کراچی نے بڑے اہتمام اور حسنِ عقیدت سے شائع کیا ہے۔ چودھری محمد اقبال سلیم گاہندری مالک نفیس اکیڈمی کتاب مذکور کے پیشِ لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

"وہابی تحریک حقیقتاً اس تحریک کا نام ہے جو شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی متوفی ۱۲۰۶ھ بمطابق 1796ء نے نجد میں چلائی تھی۔ یہ ایک اصلاحی تحریک تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں جو غیر ضروری اوہام اور غیر شرعی اعمال و رسوم پیدا ہو گئے ہیں انہیں ختم کر کے دین کو اپنی قدیم سادگی پر واپس لایا جائے اور دین پر مر مٹنے کی جو تمنا صحابہ کرام میں موجود تھی اسے پھر سے زندہ کر دیا جائے ظاہر ہے اس مقصد کے حصول میں وہابیوں کو مختلف طاقتوں سے ٹکرانا پڑا اور وہ ٹکرائے۔

ہندوستان کی "وہابی تحریک" کا اس سے حقیقتاً کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر چونکہ یہ لوگ بھی دینی جذبات سے لبریز تھے ان میں روحِ جہاد کارفرما تھی اور یہ بھی دین کو عہدِ اول کی سادگی پر لانا چاہتے ہیں اسلئے یہ لوگ بھی وہابی مشہور ہو گئے یا دوسروں نے ان کی تحریک کو "وہابی تحریک" کے نام سے موسوم کر دیا۔ (ص ۱۲، ۱۳)

اسی طرح مترجم محمد مسلم عظیم آبادی "پہلی نظر" کے زیرِ عنوان اس تحریک کی ابتداء سے متعلق لکھتے ہیں۔

"شروع میں شاہ عبدالعزیز کی تعلیمات کی روشنی میں ان کے شاگردوں اور مریدوں شاہ اسماعیل، شاہ عبدالحئی، سید احمد وغیرہ نے اس مسئلہ پر غور و فکر کیا کہ کفار اور بالفعل سکھوں (یہ وہ دور ہے جب انگریز کے ظلم و زیادتی کا بازار گرم تھا۔ دہلی سے کلکتہ تک کا علاقہ ہمیشہ حد یہ کہ پاکستان بننے تک مسلمانوں کی بالادستی کا علاقہ رہا ہے اور اس دور سے نزدیک تر صدیاں یہاں مسلمان حکمران رہے ہیں۔ ان حالات میں سکھوں کے لرزہ خیز مظالم کا ذکر حیرت انگیز ہے) کے مسلمانوں پر آئے دن کے لرزہ خیز مظالم و خونخواریوں کا مقابلہ اس بے سروسامانی میں کس طرح کیا جائے؟ مسئلہ نا کا سمجھا بوجھا ہوا تھا آسانی سے طے پا گیا کہ یہ مقابلہ اور مدافعہ اسی طرح کیا جائے جس طرح قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے ہم سے زیادہ بے سروسامانی کے باوجود کفار سے کیا اور کامیاب ہوئے۔ مسلمانوں کو غیر اسلامی زندگی سے روک کر اسلامی زندگی اختیار کرنے پر تیار کیا جائے۔ ان کو غیر اسلامی رسوم سے جو اسلامی بنالی گئی ہیں آگاہ و محترز کیا جائے جیسے شادی، غمی کے مختلف خود ساختہ تقریبات پر جبری اخراجات اسراف و تبذیر یہاں تک کہ بھاری بھاری قرضوں سے ان کا انجام۔ ان کو ترک کر کے کفایت شعاری؛ سادہ زندگی سے بچائی ہوئی دولت اور ہمت تبلیغ دین اور جہاد پر صرف کی جا سکتی ہے۔ جہاد کا بھولا ہوا سبق پھر یاد کرایا جائے ہر مسلمان عمر بھر اپنے آپ کو سپاہی سمجھے؛ مرنے؛ مارنے کو تیار رہے۔ سپاہیانہ زندگی کے لئے نکاح بیوگان اور تعددِ ازدواج بھی جاری کیا جائے۔ (سید احمد نے اپنے بھائی کی بیوہ سے بھی بعد میں نکاح کر لیا تھا) اسی طرح پیروں کی لوٹ کھسوٹ اور اس کے نتائج پر غور کیا گیا اور طے پایا کہ قبروں کی آرائش روضوں کی تعمیر بزرگوں کے مزاروں، جاترا (بزرگوں کے

مزارات پر حاضری کو جائز لکھا گیا ہے) عرس: نذر و نیاز پر ضائع ہونے والی رقمیں بچائی جائیں علاوہ ازیں اپنی اور مردوں کی سکونت (مقبروں) مساجد، مدارس کے لئے عالیشان عمارات کی تعمیر سے اجتناب کا فیصلہ کیا گیا ایسے افعال کا نتیجہ مسلمانوں نے پاکستان کو ہجرت کرتے وقت دیکھ لیا، نیز مسلمانوں کے ذہن نشین کیا جائے کہ ان کا کوئی ایک وطن نہیں، مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا۔ اور مدفن کے لئے بھی مردہ عزیزوں اور بزرگوں کے قرب کی تلاش بھی خام خیالی ہے (اس غلط خیالی کا رد فقیر اویسی غفرلہ کا رسالہ ''اولیاء کے قرب میں دفن کے فائدے'' میں پڑھیے۔

کتاب مذکور کے مولف ڈاکٹر قیام نے ''وہابیت کی کچھ نمایاں خصوصیتیں'' کے زیر عنوان پہلے سید احمد کا طریقہ محمدی یعنی سید احمد کے بیعت لینے کے طریقے کی وضاحت کی ہے اور پھر ایک غیر جانبدار انگریز مصنف ڈبلو۔ ڈبلو ہنٹر کے اس خیال کی تردید میں کسی قدر صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے جس میں ہنٹر نے اپنی تصنیف میں نہایت وضاحت سے لکھا ہے کہ ''وہابی تحریک'' ایک نیا مذہب ہے جس کا پیغمبر سید احمد ہے اور جس کا نیا قرآن ''صراط مستقیم'' ہے (صراط مستقیم سید احمد کے افکار و اقوال پر مبنی ہے جس کو عبدالحئی اور اسمٰعیل دہلوی نے مرتب کیا ہے) اس صفائی کے بعد مولف ''وہابی تحریک'' کی تعلیمات کے متعلق لکھتے ہیں:

۱......توحید

خدا موجود بالذات اور تمام کائنات کا خالق ہے۔ وہ اپنی صفات میں لاشریک ہے۔ روحانی بلندی اور نجات قرآن اور شریعت کے احکام کی پوری پوری بجا آوری میں مضمر ہے۔ نہ کہ خدا کے وجود میں مخلوط ہو جانے کے متصوفانہ جذبات کے ابھارنے میں۔

۲......اجتہاد

مسلم کو جو حق تاویل دیا گیا ہے وہابی اس کے قائل ہیں اور اس حق پر عمل کرنے کی مصلحت پر اصرار کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے چاروں بزرگوں اماموں (امام مالک، شافعی، امام حنبل اور امام ابوحنیفہ) کے پیرو عملاً اس حق سے دستبردار ہو گئے ہیں محمد بن عبدالوہاب نے اس موضوع پر کئی رسالے لکھے ہیں جن میں اندھی تقلید کے حامیوں پر نکتہ چینی کی ہے۔

۳......شفاعت

وہابی کسی کے لئے درمیانی واسطہ کی خواہ وہ کتنا ہی بلند پایہ پرہیزگار ہو اور مقرب الٰہی سمجھا جاتا ہو (سرور کونین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے) شفاعت کے عقیدے کے قائل نہیں۔ انسان خود خدا سے اپنی شاہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور ہر شخص مختار ہے کہ وہ کسی واسطے کے بغیر اللہ کی عبادت کرے وہ عمل پر زور دیتے ہیں اصولِ اسلام پر زبانی اعتقاد کافی نہیں۔

۴......بدعت

وہابی دورِ حاضر کے ان تمام مذہبی اور سماجی اعمال و رسوم کی مذمت کرتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی نظیر یا جواز موجود نہیں۔ ان میں سب سے زیادہ ''قبر پرستی'' ''پیروں کی تعظیم میں مبالغہ و افراط'' ''شادیوں میں مہر کی انتہائی گراں رقوم'' '''' تقریبات جیسے ختنہ اور میلاد و نبوی (ختنہ اور میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صف میں بیان کرنا قابلِ توجہ ہے) میں زیادہ دھوم دھام'' اور بیوہ کے نکاح ثانی کا امتناع

وغیرہ وغیرہ (ص ۵۱ اور ۵۲)

مولف...... ﴾ مترجم اور ناشر نہ صرف یہ کہ تینوں ''وہابی تحریک'' سے وابستہ ہیں بلکہ تاریخ کے مشہور و معروف اسکالر ہیں یوں ہمارے خیال میں ہندوستان میں ''وہابی تحریک'' کے اردو ترجمہ کی اشاعت اس تحریک کے موضوع پر ایک ایسی سند ہے جس کو حرفِ آخر کہا جا سکتا ہے۔ اس میں اپنے اکابر کے جھوٹے سچے کارنامے جو پورے زور وشور سے پیش کئے گئے ہیں اور دوسروں کے قابلِ رشک کردار کو مشتبہ اور داغدار بنانے کی جو سعی کی گئی ہے میں اس سے قطعِ نظر کرتے ہوئے اس کتاب میں قلمبند تحریک کی روئیداد اور تاریخی واقعات کو صحیح سمجھتے ہوئے مختصراً نتائج کا تجزیہ کرنا چاہتا ہوں تا کہ اندازہ ہو سکے کہ اس تحریک نے اسلام کو کیا نقصان پہنچایا اور انگریز کو کتنے مختصر عرصہ میں ہندوستان پر آسانی سے قبضہ حاصل ہو گیا؟۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخی نتائج جو برآمد ہوئے ہیں ان کو کوئی بھی مورخ محض زورِ قلم سے بدل نہیں سکتا۔ البتہ ان نتائج پر اپنی تاویلات کا سہارا لے سکتا ہے۔ اس کتاب میں بھی صحیح نتائج جو برآمد ہوئے وہی پیش کئے گئے ہیں اور تاریخی روئیداد بھی کم و بیش صحیح قلمبندی کی گئی ہے۔ البتہ مولف، مترجم اور ناشر چونکہ اسی مکتبہ فکر سے متعلق ہیں اس لئے اپنی تاویلات میں وہابیوں کی صفائی اور دوسروں کی غلطیاں پیش کر کے اپنے مقدمین کے تقدس کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر قیام الدین اپنی اسی زیرِ تبصرہ کتاب کے صفحات ۳۶۱ تا ۳۶۳ ''اسباب ناکامی قبائلیوں کی غداری'' کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں کہ ''وہابی تحریک'' کی ناکامی کا خاص سبب قبائلیوں کی غداری اور آئے دن کی مخاصمت تھا۔ قبائلیوں نے ان کے ساتھ بار بار بدعہدی و غداری کی جو جان و مال کی بربادی کا موجب ہوئی۔ وہ

لکھتے ہیں کہ قبائلی صرف اپنے سردار کے وفادار ہوتے ہیں اور عموماً دین و مذہب یا کسی عظیم تر تحصیل سے زیادہ نسلی رشتوں سے متاثر ہوتے ہیں قبائلیوں میں کبھی وہ بے غرضانہ للہی گرمجوشی نہیں دیکھی گئی جس سے وہابی سرشار تھے۔ وہ ہمیشہ دل سے موقع پرست اور زر پرست رہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کتاب کے ص ۲۶۱ پر اہلِ پنجاب کی تحریک میں عدم شمولیت کے سلسلے میں لکھا ہے کہ طرح طرح کے اغراض و مقاصد نے جو اکثر ایک دوسرے کے متضاد تھے آبادی کے سرکردہ طبقوں سکھ، ہندو، مسلمان کو اس نازک وقت میں خاموش رکھا۔

یہ اور اسی طرح کی متعدد جگہ ہرزہ سرائی اوروں کے لئے کی گئی ہے اور وہابیوں کے تقدس کے گن گائے گئے ہیں لیکن تاریخی واقعات اپنی جگہ پر تسلیم کئے گئے ہیں چنانچہ اس کتاب ہی سے سید احمد کے حالات زندگی اخذ کر کے پیش کر رہا ہوں۔

سید احمد کا تعارف

سید احمد ولد سید محمد عرفان 1786ء میں بریلی میں پیدا ہوئے تعلیم جو کچھ گھر پر ہوئی ہو وہی تعلیم کہی جا سکتی ہے اس لئے کہ کسی مدرسہ سے باقاعدہ حصولِ تعلیم کی ضرورت نہیں۔ تقریباً بیس سال کی عمر میں 1806ء میں دہلی آ کر شاہ عبدالعزیز کے مرید ہوئے اور دو سال تک وہاں خدمتگاروں میں مقیم رہے۔ پھر بریلی لوٹ گئے۔ وہاں جا کر شادی کی۔ دو تین سال بعد تلاشِ معاش کے لئے پھر دہلی آئے۔ پڑھے لکھے تو تھے نہیں جو کسی مدرسہ میں مدرسی (تدریس) ہی مل جاتی۔ اس لئے 1809ء میں نواب امیر خاں جو بعد میں نواب ٹونک ہوئے کی فوج میں ملازم ہو گئے یہاں ترقی

کی اور فوجیوں کے امام بن گئے یعنی فوجیوں کی نمازوں کی امامت کرنے لگے۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت تک امیر خاں نہایت جراتمند، نڈر، محب وطن مجاہد کی طرح اپنے ساتھ ایک بہت بڑی مجاہدین کی ٹولی لئے ہوئے انگریز سے برسرپیکار تھا۔ انگریز اس سے تنگ آ چکے تھے یہی وجہ ہے کہ انگریز اور انگریز کے زر خرید مورخین نے امیر خاں کو لٹیرا لکھا ہے:

> سید احمد کے فوجیوں کے امام بن جانے کے بعد امیر خاں کی جماعت میں ایک ایسا تغیر پیدا ہوا کہ بالآخر امیر خان کو انگریز سے صلح کر لینی پڑی۔ وہ تلواریں جو انگریز کے خلاف پورے وسطی ہند اور راجپوتانہ کے بیشتر حصے میں چمک رہی تھیں یکایک نیاموں میں چلی گئیں۔ امیر خان کو ایک ریاست کا نواب بنا دیا گیا اور ساتھ ہی پورا وسطی ہند اور تقریباً نصف راجپوتانہ کا انگریز کے تسلط میں آ گیا۔

> سید احمد بریلوی کے امیر خان کی فوج میں شامل ہونے کے بعد جس سے نہ صرف یہ کہ امیر خاں اور اس کے ساتھی انگریز کے مطیع ہو گئے بلکہ انگریز کے مفاد کے لئے کام کرنے لگے۔

امیر خان کو تو ریاست مل گئی یعنی وہ انگریز کی نظر میں اب لٹیرے سے ہز ہائینس نواب بن گئے لیکن سید احمد ٹونک چھوڑ گئے مشن پورا ہو گیا تھا۔ ساتھ ہی انگریز کو پتہ چل گیا کہ یہ شخص واقعی ان کے کام کا ہے اس لئے ہی شاید ٹونک چھوڑا لیکن کسی تغیر کے ساتھ ایک بہت بڑے پیر بن کر دہلی پہنچے۔ اس دہلی میں جہاں شاہ عبدالعزیز کے مرید اور خدمتگار بن کر آئے تھے اور اب اسی دہلی میں وہ شان وشوکت کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ شاہ عبدالعزیز کے خاندان کے افراد بھی سید احمد کی خدمت

میں حاضر ہو کر ان کا طوق غلامی گلے میں ڈالنا باعث فخر سمجھتے ہیں گویا شاہ عبدالعزیز کے داماد اور دوسرے بھتیجے یعنی شاہ عبدالحئی اور شاہ اسمٰعیل کی آنکھیں بھی سید احمد کا اس شان سے ورود دیکھ کر چندھیا گئیں اور یہ دونوں بھی سید احمد کے مرید ہو گئے حالانکہ دونوں مستند عالم تھے اور سید احمد ان کے علم وفضل کے سامنے طفل مکتب تھے بلکہ جاہل اور کم عقل تھا۔

سید احمد کی کامیابی

بہرحال دہلی میں وسائل کی فراوانی اور کسی پس پردہ سرپرستی نے اب باقاعدہ تنظیم کی وہ راہ اختیار کر لی کہ بہار اور بنگال کے بیشتر شہروں ہی میں نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں تک میں سید احمد بڑے اہتمام اور شاہ خرچیوں کے ساتھ ساتھ ہمراہیوں کی ایک بڑی ٹولی لئے ہوئے گھومتے اور دنوں قیام کرتے رہے ہر جگہ تنظیمیں قائم ہوتیں۔ ہر جگہ نائبین اور خلفاء مقرر کئے گئے۔ جہاد کے نام پر رضا کار بھرتی ہوتے رہے اس کی تصدیق کے لئے ضروری ہے کہ میں وہی عبارت بعینہ نقل کر دوں جو زیر تبصرہ کتاب کے ص ۶۲ پر موجود ہے۔

> دہلی میں مختصر قیام کے بعد سید احمد نے اپنے مرشد شاہ عبدالعزیز سے اجازت طلب کی کہ باہر کے لوگوں کی درخواست کی تکمیل میں جو بیعت کے خواہاں تھے مگر دہلی نہ آ سکتے تھے سفر کو نکلیں ان کی سیاحت زیادہ تر گنگا اور جمنا کے دوآبہ کے علاقہ اور سہارنپور، شاہجانپور، پیلی بھیت، رامپور، لکھنیشور اور بہت سے دوسرے مقامات پر مشتمل تھی۔ یہ سفر جو دراصل ایک تبلیغی دورہ تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ ان

کے ہاتھ ایک انبوہ کثیر نے بیعت کی اور ان کے متبعین میں ایک عظیم الشان اضافہ ہوا۔

"ص ۱۴۳ پر آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"سید احمد کے تبلیغی سفر بظاہر دوسرے پیروں کے مروجہ سفروں کی مانند تھے جن میں بیعتیں لی جاتیں اور مذہبی افکار ہوتے مگر ان کے سفروں کی نوعیت اور نہ تھی ان سے ان کو عوام الناس سے میل جول کا موقع ملتا تھا اور ان برائیوں کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملتا تھا جن میں مسلم معاشرہ مبتلا تھا۔ یہ چند سال خاموش مگر ٹھوس منظم تبلیغی کام کے تھے۔ متبعین کے ایک منتخب گروہ کو آنے والی کشمکش کے لئے فوجی تربیت بھی دی جاتی تھی"

کامیاب سفر

عقل حیران ہے پورے یوپی، بہار، بنگال کے اکثر علاقوں میں منظم تنظیم ہو رہی ہے فوجی تربیت دی جا رہی ہے اجتماعات ہو رہے ہیں ایک انبوہ کثیر کی معیت میں ہر جگہ سید احمد دندناتے پھر رہے ہیں لیکن تاریخ یا خود مولف کتاب زیر تبصرہ میں انگریز کی طرف سے کسی مزاحمت یا ان علاقوں میں انگریز یا انگریز کے حامی نوابوں یا رجواڑوں میں سے کسی ایک سے بھی معمولی جھڑپ کا واقعہ رونما نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ تھی کہ یوپی بہار اور بنگال کا بیشتر علاقہ انگریز کے زیر اقتدار آ چکا تھا۔ اکثر نوابوں اور راجاؤں نے انگریز کی بالادستی تسلیم کر لی تھی۔ اور ان کے باجگزار بن گئے تھے۔ انگریز کی لوٹ کھسوٹ اور ظلم و زیادتی کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی جگہ پتہ بھی کھڑ کھڑاتا تو انگریز پورے جنگل کو ہی آگ لگا دیتا یا لگوا دیتا۔ ان حالات میں سید احمد کی تحریک کا چند

سالوں ہی میں بقول مولف اتنی تیزی سے پھلنا پھولنا اور ہر جگہ انبوہ کثیر کا بیعت کرنا اور کسی طرف سے معمولی سی بھی مزاحمت نہ ہونا بلکہ جو لوگ مسلمانوں ہی میں سے اختلاف کریں ان کا حکومت کو گرفتار کر کے مظالم کرنا؛ پھانسیاں دینا؛ کالے پانی بھیجنا؛ کیا اس بات کی غمازی نہیں کرتا

کہ انگریز کی سرپرستی اور کثیر مال و زر کے بغیر یہ ممکن ہی نہیں تھا؟ عام مسلمانوں پر تو اصل میں ایک استعجابی کیفیت طاری تھی وہ صدیوں سے حکمران تھے ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ چند سالوں ہی میں مٹھی بھر پردیسی اس طرح ان کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیں گے۔ مسلمانوں کے زوال اور انگریز کی فتوحات نے ان پر ایک ایسا اثر مرتب کر دیا تھا کہ وہ حیران اور ششدر ہو کر رہ گئے تھے۔ سراسیمگی اور پریشانی میں وہ کچھ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ کیا ہوا؟ کیا ہو رہا ہے؟ اور کیا ہوگا؟۔ اس موقع پر قارئین ذرا اس کیفیت کا اندازہ کریں جو ان پر اس وقت طاری ہوئی تھی جب مشرقی پاکستان سے پاکستان کی افواج کی پسپائی کی خبریں آ رہی تھیں۔

احمد کی کامیابی

الغرض اس کیفیت کے شکار مسلمانوں کو "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" کی مصداق سید احمد کے جتھے کا اس طرح بے خوف و خطر دندناتے پھرنا اجتماعات کرنا، فوجی پریڈ کا مظاہرہ کرنا، جہاد کے لئے مجاہدین کی بھرتی کرنا وغیرہ ایسے جاذب نظر مظاہرے تھے جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کا سید احمد پر ٹوٹ پڑنا ایک فطری عمل تھا۔ مسلمان فطرتاً اسلام کے لئے جینا اور اسلام کے لئے مرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔

دوسری اہم بات یہ تھی کہ مسلمانوں کا جنگوں یا فتوحات میں مکروفریب سے اس سے قبل کبھی سابقہ نہیں پڑا تھا اس وجہ سے وہ اس بھوکے کبوتر کی طرح جو دانے پر منہ مارنے کے لئے جال میں پھنس جاتا ہے۔ سید احمد کے متبعین کی صف میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ سید احمد کو نجات دہندہ سمجھ بیٹھا اور اس کے اشارہ ابرو کا منتظر رہا۔ اس طرح وہ جیالے مسلمان جو اس افتاد پر سراسیمگی اور پریشانی میں مبتلا تھے اور جن کے متعلق انگریز کا یہ خدشہ یقیناً سو فیصد صحیح تھا کہ انگریز کے قدم جمانے سے قبل کسی وقت بھی اگر مسلمان دھول جھاڑ کر، تازہ دم ہو کر متحدہ طور پر اگر مدِ مقابل آ گئے تو پھر آگے بیٹھنے بھی نہ دیں گے اور نکالے بھی جائیں گے۔ مصداق "انگریز کو سر پر پیر رکھ" کر ہندوستان سے بھاگنے کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا اس لئے انگریز کے لئے یہ ضروری تھا کہ مسلمان کو کسی طرح اس وقت تک روکے رکھا جائے جب تک انگریز کی گرفت اچھی طرح مضبوط نہ ہو جائے اور ایسا ہی ہوا مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ سید احمد کو امید بنا کر بیٹھ گیا ان کی فعالیت منجمد ہو گئی۔

دوسری طرف انگریز مسلمانوں کے انتشار اور افتراق کا خواہاں مسلمانوں کے باہمی رابطوں اور بین الملکی اجتماعات سے خائف جانتا تھا کہ اگر مقاماتِ مقدسہ اور اجتماعات مذہبی پر دفعہ 144 جیسی پابندی لگائی گئی تو نہ صرف یہ کہ وہ کارگر ثابت نہ ہوگی بلکہ مذہبی جذبات مسلمانوں کو قبل از وقت فعال بنا دیں گے۔ اس نکتہ نظر کو سامنے رکھ کر غور کیجئے کہ برصغیر کے مذہبی مقامات پر منعقد ہونے والے اجتماعات یا مختلف نوع کے عام مسلمانوں کے اجتماعات جیسے اَعراس، مذہبی میلے، سالانہ تہوار، شادی یا غمی کے بڑے بڑے اجتماعات پر خصوصاً ایسے موقع پر کاری ضرب لگانا انگریز کے مفاد

ہی میں ہو سکتا تھا۔ اس لئے کہ حیران و ششدر عام مسلمانوں کے لئے یہ اجتماعات باہمی ربط، ان کو تازہ دم کرنے اور اجتماعی فیصلے کرنے کے بہترین مواقع فراہم کرتے تھے خصوصاً ان اجتماعات میں شرکت کرنے والوں کی زبان سے انگریز کی ناواقفیت کتنا بہترین موقع فراہم کر سکتی تھی۔ یہ ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اسلام کے نام پر سید احمد اور ان کے تبلیغی مشنوں نے کفر، شرک اور بدعت کی ایسی بمباری کی کہ عام مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ شک و شبہ میں مبتلا ہو کر ان اجتماعات سے بغیر کسی قانونی پابندی کے کنارہ کش ہو گیا۔

مضمون کے آغاز میں ڈاکٹر قیام الدین کی کتاب، زیرِ تبصرہ سے جو عبارت میں نے نقل کی ہے اس میں انہوں نے وہابیت کی کچھ نمایاں خصوصیتیں بیان کی ہیں۔ اس عبارت کو میرے مندرجہ بالا خیال کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر پڑھیئے اور خدارا فیصلہ کیجئے ۔ انصاف کے ساتھ تھوڑی دیر تمام مکتبہائے فکر سے ذہن کو آزاد کیجئے اور پھر جو تاریخی نتائج بعد میں سامنے آئے ہیں بتایئے کہ کیا وہ سوچے سمجھے پلان کا نتیجہ نہیں تھے؟

آگے چلئے مظالم بڑھتے رہے لوٹ مار عام ہوتی رہی۔ مسلمانوں کے سرکردہ لوگوں کو پھانسیاں اور گولیاں ملتی رہیں اور انتقام کے لئے بے چین مسلمان سید احمد کا طوقِ غلامی ڈالے ہوئے حکمِ جہاد کا منتظر بیٹھا رہا لیکن کب تک بے چینی پھیلنا شروع ہوئی۔ تسلی و تشفی دینے والی تقریروں کا اثر کم ہونے لگا۔ ہر طرف سے متبعین کا دباؤ سید احمد پر جب بڑھنے لگا تو پھر کیا ہوا۔ "ہندوستان میں وہابی تحریک" کے مولف ڈاکٹر قیام الدین سے سنیے وہ لکھتے ہیں۔

اسی موقع پر سید احمد نے سرِ حج میں نکلنے کا عزم کیا یہ فیصلہ کچھ غیر متوقع تھا

کیونکہ وہ دوسرے سفر کے لئے کافی تیاریاں کر چکے تھے وہ تھا ہندوستان کے برطانوی علاقے سے ہجرت (ص ۶۳)

یہ فیصلہ غیر متوقع تھا اس لئے کہ وہ دوسرے سفر یعنی برطانوی علاقہ سے ہجرت کی تیاریاں کر چکے تھے۔ اب ذرا تاریخی واقعات اس دور کے سامنے رکھئے تو آپ اس فیصلہ پر خود بخود پہنچ جائیں گے کہ اصل صورت یہ تھی کہ جس کام کے لئے تیاریاں ہو رہی تھیں اس کام کی انجام دہی میں محب وطن ہندوستانیوں، روہیلو، مرہٹوں اور راجپوتوں کی سخت مزاحمت کی وجہ سے انگریز اپنے متوقع پلان میں مؤخر ہو گیا تھا یعنی ابھی سرحد پر بھیجنے کا وقت اس لئے نہیں آیا تھا کہ اس کو سندھ تک ابھی رسائی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ دوسری طرف سید احمد کے عام متبعین جو مسلح تھے منظم بھی تھے اور جہاد کے لئے بے چین بھی ان کو بغیر کسی خاص تڑپ کے منجمد رکھنے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ بہرحال ابھی ذرا آگے چلئے اور مولف کتاب مذکور کے ہی الفاظ میں سید احمد کے سفر حج کا بھی حال پڑھ لیجئے۔ انہوں نے مجوزہ قافلہ یعنی قافلہ حج میں شرکت کے لئے تمام ملک سے رضا کار طلب کئے ان رضا کاروں کو بریلی میں جمع ہونا اور وہاں سے کشتیوں پر گنگا ندی سے کلکتہ جانا قرار پایا تھا۔ پورا گروہ چار سو افراد پر مشتمل تھا جو چھوٹے چھوٹے دستوں میں منقسم تھا۔ قافلہ آہستہ آہستہ گنگا سے سفر کرتا ہوا اس کے ساحلوں پر اہم شہروں میں ٹھہرتا ہوا جہاں لوگوں کا بڑھتا ہوا ہجوم بیعت کے لئے جمع ہو جاتا آگے بڑھتا گیا۔ راستے میں بہت سے عازمین حج آ ملے۔ یہ سفر شوال ۱۲۳۶ھ 30 جولائی 1821ء کی آخری تاریخ میں بریلی سے شروع ہوا۔ (ص ۶۴)۔ کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں" کس سادگی سے عازمینِ جہاد اور آمادگانِ انتقام کو بہلایا جا

رہا ہے دوسری طرف کس صفائی سے وقت نکالا جا رہا ہے۔

آگے چل کر مولف ص ۶۷ پر کلکتہ میں قیام وروانگی کے زیر عنوان رقمطراز ہیں۔

"سید احمد راج محل سے چل کر صفر ۱۲۳۷ھ مطابق ستمبر 1821ء کو مرشد آباد اور کٹوا ضلع پدوان میں مختصر قیام کرتے ہوئے کلکتہ پہنچے۔ کلکتہ میں ان کا قیام سب سے طویل تھا تین ماہ سے زیادہ وہاں بھی مضافاتی گاؤں اور دور دراز مقامات جیسے سلہٹ اور چاٹگام سے لوگ بیعت کے لئے حاضر ہوئے کلکتہ سے روانگی کے وقت قافلہ 750 (سات سو پچاس) افراد تک پہنچ چکا تھا۔ یہ دس ٹولیوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر ایک ٹولی ایک ایک سردار کے ماتحت کر دی گئی۔ متفرق ٹولیاں الگ الگ کشتیوں میں سوار ہوئیں پوری جماعت گیارہ کشتیوں میں پھیل گئی۔ سید احمد نے ان کا صرف کرایہ تیرہ ہزار روپیہ ادا کیا اس میں سے زیادہ مختلف مداحوں اور متبعین نے بطور تحفہ عطیہ پیش کیا تھا۔"

انتباہ......﴿ ذرا غور کیجئے کس خوبصورتی سے انگریز سے انتقام لینے کا جذبہ جو مسلمانوں کی نیندیں حرام کئے ہوئے تھا اسلام کے لئے جینے اور اسلام کے لئے مرنے کا جو شوق شہادت دلوں میں مچل رہا تھا اسلام کے ہی ایک فرض کو سامنے کر کے ٹھنڈا کیا جا رہا ہے اور پھر اس پر بھی توجہ دیجئے بریلی کا عازمِ حج بمبئی کے سیدھے راستے کی بجائے کلکتہ جو انگریز کا ہیڈ کوارٹر اور دور دراز ہی نہیں بلکہ متضاد سمت کا راستہ ہے اختیار کیا جا رہا ہے۔ اول تو جولائی کا چلا ہوا قافلہ کلکتہ ہی ستمبر میں پہنچا ہے۔ دوسرے وہاں بھی مزید تین ماہ سے زائد قیام ہو رہا ہے۔ یہ مسئلہ بھی توجہ کا محتاج ہے کہ صرف ایک طرف کا

کرایہ تیرہ ہزار اس وقت کے تیرہ ہزار آج کے تیرہ کروڑ کے برابر ہیں کے حساب سے واپسی کا کرایہ اور پھر 750 افراد کا دو سال تک عرب کے قیام کا خرچہ کہاں تک پہنچا ہوگا؟ اور پھر اس کی آمد کی سبیل کیا ہوگی؟۔ خدارا مجھے بتاؤ اتنے بڑے پروجیکٹ کیا حکومتوں کی سرپرستی کے بغیر بھی کبھی تاریخ میں تکمیل کو پہنچے ہیں۔؟

تصویر کا دوسرا رخ

یہ تو سید احمد بریلوی کا کارنامہ ہے، جس نے ''تحریک وہابیت'' کی راہ ہموار کی اس پر اس کے مریدِ صادق اور خلیفہ عاشق مولوی اسماعیل دہلوی (جس نے اپنا چچا سراج الہندوئی کامل مسن تیرھون کا مجدد جملہ پاک و ہند کے ہر مذہب کے علماء استاد الکل شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہٗ کا دامن چھوڑ کر ایک جاہل، عجمی اور فرنگی سید احمد بریلوی کا مرید بن کر) نے پاک و ہند میں وہابیت پھیلائی۔

کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان

جس طرح انگریز ترکوں کے خلاف محمد بن عبدالوہاب نجدی کو تیار کیا اور اس کے مذہب وہابی کی نصابی کتب ''کتاب التوحید'' اپنے آدمیوں سے تیار کرا کے عوام اہل عرب کو خصوصاً دوسرے مسلمانوں کو عموماً اس پر کاربند ہونے پر مجبور کیا۔ اسی طرح پاک و ہند میں مولوی اسماعیل دہلوی کو تیار کر کے اس کے لئے ''کتاب التوحید'' کو ''تقویۃ الایمان'' کے نام سے تبدیل کر کے پاک و ہند کے مسلمانوں کو انگریز کے دامِ تزویر میں پھنسانے کا پروگرام بنایا۔ فقیر (اویسی) اسماعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' اور اس کے متبعین کے چند حوالے پیش کر کے عرض کرتا ہے کہ کیا تمہیں ایسے

عقیدے قبول ہیں؟ ورنہ چند بار لعنتوں کے الفاظ دہرا کر وہابیت کے عمل نامے پر پھونک اڑا دیں۔

وہابیوں کے عقائد و مسائل

۱......﴿ذاتِ الٰہی کی گستاخی

چه مقدمه قضيه غير مطابقه غير مواقع والقائے آں بر ملائكه و انبياء خارج از قدرت الهيه نيست . والا لازم آيد كه قدرت انسانی ازيد از قدرت ربانی باشد.

(رسالہ یکروزہ فارسی ص ۱۷ مطبوعہ ملتان)

ترجمہ......﴿اللہ تعالیٰ انبیاء اور فرشتوں کو ایسی باتیں کہہ سکتا ہے جو حقیقت کے مطابق نہ ہوں (جھوٹی ہوں) ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی طاقت اللہ سے بڑھ جائے کیونکہ انسان تو ایسا کر سکتے ہیں۔

۲......﴿کذب (جھوٹ) داخل تحت قدرتِ باری تعالیٰ جل وعلیٰ کیوں نہ ہو؟ وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب ''براہین قاطعہ'' مصدقہ قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی ص ۵۷۲)

۳......﴿امکانِ کذب کہ خلفِ وعید کی فرع ہے۔

۴......﴿اور ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے۔ مگر آیتِ اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل و علیٰ ہے۔

کیوں نہ ہو وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص ۲۱۱ کتاب العقائد)

۵......﴿ چوری، شراب خوری، جہل وظلم سے معارضہ بھی کم فہمی سے ناشی ہے۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندہ کی قدرت سے زائد ہونا اور خدا کے مقدورات کا بندہ کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ کلیہ مسلمہ اہل کلام ہے جو مقدور العبد وہ مقدور اللہ ہے۔

(تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الٰہی میرٹھی ص ۱۳۵) مطبوعہ سیالکوٹ)

۶......﴿ سو اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۳ چوتھا باب علم)

اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

(تفسیر بلغۃ الحیران صفحہ ۱۵۷)

البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی (اللہ) ان کو دغا دے گا۔

(دیوبندی مذہب کا معتبر ترجمہ قرآن مجید پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۴۲)۔

سید الانبیاء محمد ﷺ کی گستاخیاں

۱......﴿ زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اس جیسی اور بزرگوں کی طرف (خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں) اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی درجہ بدتر ہے۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب "صراط مستقیم" اردو صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ دیوبند)۔

۲......﴿ آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔

۳......﴿ ایک صالح فخر دو عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں؟ فرمایا کہ جب سے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب "براہین قاطعہ" صفحہ ۲۶ مطبوعہ سادھورہ)

۴......﴿ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمر؛ بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان مع بسط البنان صفحہ ۸ مطبوعہ دیوبند)

۵......﴿ غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط کا فخر دو عالم کے لیے خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل؛ محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں تو اور کونسا ایمان کا حصہ ہے؟۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر دو عالم کی وسعت علمی کونسی نص قطعی ہے کہ جس میں تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے؟۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب "براہین قاطعہ" صفحہ نمبر ۵۱ مطبوعہ سادھورہ) (الشہاب الثاقب مصنفہ حسین احمد مدنی [illegible] مطبوعہ دیوبند)

۶......﴿ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۵ ساتواں باب عادات میں شرک مطبوعہ لاہور)

٧...... ﴿یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو؛ سو وہی کرو؛ سو اس میں بھی اختصار کرو۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۵ ساتواں باب عادات میں شرک مطبوعہ لاہور)

٨...... ﴿میں (نبی علیہ السلام) بھی ایک دن مر کے مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۲ ساتواں باب عادات میں شرک)

٨...... ﴿یعنی انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو؛ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۱ ساتواں باب عادات شرک مطبوعہ لاہور۔)

١٠...... ﴿جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۴۳ تیرہواں باب شرک کی برائی مطبوعہ لاہور)

١١...... ﴿جس شخص کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸۲ چھٹا باب شرک فی العادات)۔

١٢...... ﴿سوال: لفظ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟۔

جواب: لفظ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمتِ عالم ہوتے ہیں۔

(دیوبندی مذہب کا معتبر فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۱۸ کتاب العقائد مطبوعہ کراچی)

١٣...... ﴿اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

١٤ ... ﴿ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر کتاب تصفیۃ العقائد صفحہ ۳۹۔ جواب نمبر ۱۵)

١٥...... ﴿بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں

(۔تصفیۃ العقائد صفحہ ۳۱ مطبوعہ کراچی جواب نمبر ۱۵)

١٦...... ﴿تا کہ معاف کرے اللہ تجھ کو جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

(قرآن مجید ترجمہ محمود الحسن دیوبندی پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الفتح آیت نمبر ۱)

١٧...... ﴿معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے۔

(قرآن مجید ترجمہ شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی آیت نمبر ۱۹۔ پارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۴ سورۃ محمد)

١٨...... ﴿موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گی۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر تفسیر بیان القرآن از مولوی اشرف علی تھانوی پارہ نمبر ۱۹ سورۃ الشعراء جلد دوم صفحہ ۶۳۳ آیت نمبر ۲۰ رکوع نمبر ۲ ناشر تاج کمپنی کراچی)

١٩...... ﴿البتہ عورت نے فکر کیا اس کا اور اس (یوسف) نے فکر کیا عورت (زلیخا) کا۔

(قرآن مجید مترجم محمود الحسن دیوبندی آیت نمبر ۲۴ پارہ نمبر ۱۲ سورۃ یوسف رکوع نمبر ۱۳)

٢٠...... ﴿اور مچھلی والے (یونس) جب چلا گیا غصہ ہو کر پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو۔

(قرآن مجید مترجم پارہ نمبر ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۸۷ ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور)

٢١...... ﴿یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا۔

(قرآن مجید مترجم از محمود الحسن دیوبندی آیت نمبر ۱۱۰ پارہ نمبر ۱۳ رکوع نمبر ۶ سورۃ یوسف)

۲۲...... انبیاء کو بھی طاغوت (شیطان) کہا جا سکتا ہے۔

۲۳...... طاغوت کا معنی کلما عبد من دون الله فھو الطاغوت اس معنی پر طاغوت؛ جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔

(دیوبندی مذہب کی معتبر تفسیر بلغۃ الحیران از مولوی حسین علی استاد مولوی غلام اللہ خان صفحہ ۴۳ مطبوعہ لاہور)

قارئین کرام ملاحظہ فرمالیں کہ لفظ طاغوت اصطلاح قرآن میں شیطان اور سرکش کے لئے آیا ہے۔ دیکھو سورۃ النساء آیت نمبر ۵۱ اور سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۶ اللغت کی معتبر کتاب جس کا مقدمہ مفتی محمد شفیع دیوبندی نے کیا تھا اس کا صفحہ نمبر ۷۰۸۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ دیوبندی مذہب کے نزدیک انبیاء و اولیاء اور ملائکہ کو شیطان؛ سرکش کہنا جائز ہے۔ مَعَاذَ اللّٰهِ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰهِ

۲۴...... محمود الحسن دیوبندی۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید اسود کے ان کا لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ از محمود الحسن دیوبندی مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ لاہور صفحہ ۸)

۲۵...... تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ ۔ کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی۔

(مرثیہ از محمود الحسن دیوبندی صفحہ ۱۲ مطبوعہ لاہور)

۲۶۔ مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ صفحہ ۲۲ مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ لاہور)

۲۷...... ایک دن اعلیٰ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لائے۔ آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔

(امداد المشتاق صفحہ ۱۷؛ شمائم امدادیہ حصہ سوم صفحہ ۱۵ مطبوعہ ملتان)

لا اله الا الله اشرف علی رسول الله کہنے والے کی تعریف کرنی چاہیے

مجدد اشرف علی تھانوی:

ایک آدمی نے خط لکھا کہ میں رات کو سویا اور خواب میں کلمہ مولوی اشرف علی کا پڑھتا ہوں اور درود بھی اشرف علی تھانوی کا ہی پڑھتا ہوں جب بیدار ہوا تو زبان پر پھر بھی اشرف علی کا ہی نام آتا ہے۔ بڑی کوشش کرتا ہوں لیکن اب بیدار ہوں مجبور ہوں اور یہ پڑھتا ہوں لا اله الا الله اشرف علی رسول الله ۔ درود یہ پڑھتا ہوں۔ اللھم صلی علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی ۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس کا جواب جو دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ (۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ

(رسالہ الامدادیات ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری عدد نمبر ۸ جلد نمبر ۳ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون بہ برکت دعا مولانا اشرف علی تھانوی رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۱)

۳۰...... کور کورانہ مرو در کربلا تانہ فتی چوں حسین اندر کربلا

(تفسیر بلغۃ الحیران صفحہ ۳۹۹ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

۳۱...... امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔ پھر میرٹھ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلسِ احرار اس قدر جوش میں آئے کہ دانت پیستے

جاتے تھے غصہ میں آ کر ہونٹ چباتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ دس ہزار جناح اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔

(چمنستان نمبر ۱۶۵ ظفر علی خان مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء)

نوٹ:

قارئین: دیوبندیوں وہابیوں کے ان عقائد و مسائل کو پڑھ کر اپنے متعلق فیصلہ کریں کہ اس گروہ سے آپ کو رشتہ جوڑنا ہے یا توڑنا ہے؟۔ قیامت میں ان کے ساتھ اٹھنا ہے تو ان کے ساتھ رہیے! مرنے کے بعد جہاں یہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے تو جناب بھی ان کے ساتھ جہنم کے عذاب کے مزے لیں گے۔ ان سے رشتہ مذہبی ابھی سے توڑ کر اہلِ سنت کے ساتھ جوڑ لیں۔ انشاء اللہ بیڑا پار ہوگا۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور پاکستان

۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ بروز بدھ۔

عالمی تنظیم بزم فیضان اویسیہ